

شادی سے پہلے جنیک ٹیسٹ کا شرعی حکم

حافظ محمد یونس*

Abstract :

We are at a time of unprecedented increase in knowledge of rapidly changing technology. Such biotechnology especially when it involves human subjects raises complex ethical, legal, social and religious issues. A World Health Organization expert consultation concluded that "genetics advances will only be acceptable if their application is carried out ethically, with due regard to autonomy, justice, education and the beliefs and resources of each nation and community." Public health authorities are increasingly concerned by the high rate of births with genetic disorders especially in developing countries where Muslims are a majority. Therefore, it is imperative to scrutinize the available methods of prevention and management of genetic disorders. A minimum level of cultural awareness is a necessary prerequisite for the delivery of care that is culturally sensitive, especially in Islamic countries. Islam presents a complete moral, ethical, and medical framework, it is a religion which encompasses the secular with the spiritual, the mundane with the celestial and hence forms the basis of the ethical, moral and even juridical attitudes and laws towards any problem or situation. Islamic teachings carry a great deal of instructions for health promotion and disease prevention including hereditary and genetic disorders, therefore, we will discuss how these teachings play an important role in the diagnostic, management and preventive measures including: genomic research; population genetic screening pre-marital screening, pre-implantation genetic diagnosis genetic counseling and others.

شریعت نے انسانی جذبات اور احساسات کی رعایت کے لئے نکاح کو مشروع کیا ہے اور مقاصد نکاح میں سے ایک مقصد یہ بھی بتایا ہے کہ دنیا میں انسان کا وجود برقرار رہے اس کی ایک صورت یہ ہے کہ میاں بیوی صحیح مند ہوں اور ان میں کوئی موروثی بیماری نہ ہو کیونکہ یہ بیماری آئندہ نسل کی پریشانی کا سبب بنتی ہے جبکہ اسلام ہر لحاظ سے ایک صحیحندگھر ان کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں شادی سے پہلے جنیک ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کو موروثی امراض سے محفوظ رکھا جاسکے، اس طرح پاکستان میں بھی کچھ عرصہ قبل سندھ اسیبلی میں نکاح نامے میں اس ٹیسٹ کو لازمی کرنے کی قرارداد منظور کی گئی اور پنجاب میں بھی اس حوالے سے کام جاری ہے جس

* اسیسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ شاہ حسین ڈگری کالج، لاہور

کے لئے سرگنگارام ہسپتال میں ایک مستقل ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا گیا ہے، اور حال ہی میں نیشنل اسمبلی میں بھی اس حوالے سے مل پیش کیا گیا ہے تاکہ بیماریوں سے پاک پاکستان کی بینادار کھلی جاسکے۔⁽¹⁾ ذیل میں موروثی امراض کا مختصر اذکر کرنے کے بعد اس مسئلہ کا جائزہ لیا لیا گیا ہے کہ شادی سے پہلے جنینک ٹیسٹ کو لازم کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جدید موروثی امراض:

انسانی جسم میں کروموسومن کی تعداد چھیالیں ہے ان میں سے 23 ماں کی طرف سے اور 23 باپ کی طرف سے آتے ہیں۔ پورا جسم انہیں کروموسومن پر موجود جیز کے ماتحت ہوتا ہے اور جیز اصل میں ڈین این سے تشكیل پاتے ہیں۔ کروموسومن کے 22 جوڑے والد اور والدہ میں یکساں ہوتے ہیں۔ ان میں جنس کے علاوہ ہر جیز کی کمان پائی جاتی ہے۔ ان سب کو X کروموسومن کہا جاتا ہے۔ جبکہ تینوں جوڑا عورت میں X اور مرد میں Y کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ یہ کروموسومن ڈی این اے سے تشكیل پاتے ہیں اور جیز میں موجود ہوتے ہیں۔ ہر سیل میں جیز کی تعداد 20 ہزار سے 80 ہزار ہو سکتی ہے۔ ان جیز کو ڈینا میں سٹر کا نام دیا جاتا ہے۔ جو ناٹر و جن سے بننے ہوئے ہوتے ہیں ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی پر وٹین میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ یہ جیز امراض کا باعث بنتے ہیں اور انہی سے موروثی امراض کا پتا چلا جاتا ہے۔⁽²⁾ موروثی امراض درج ذیل ہیں:

1. وہ امراض جن کا تعلق روز جین کی قرابت سے نہ ہو بلکہ کروموسومن کی ترکیب میں خرابی کی وجہ سے ہو انہیں انگریزی میں (Thrasamy-dawnsynderam) کہتے ہیں۔ ان امراض میں مریض ذہنی طور پر متأثر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کروموسومن کی تعداد میں اضافہ بتائی جاتی ہے جیسے تعداد 46 کی بجائے 47 ہو جائے۔
2. بعض موروثی امراض جنیاتی خلیوں میں غلل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بچوں کے ان موروثی امراض میں بتلا ہونے کے 20% امکانات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سب سے مشہور مرض (Sickcell Anemia) ہے۔ اس کی وجہ خون میں سرخ خلیوں کی کمی کا واقعہ ہونا ہے⁽³⁾
3. وہ موروثی امراض جن کا زوجین میں پایا جانا ضروری نہیں ہوتا، لیکن اگر یہ ایک میں بھی پائے جائیں تو بڑی تیزی کے ساتھ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال (Achondroplasia، Huntington chorea) ہے اور ان میں منتقلی کا تناسب 50% ہوتا ہے۔
4. وہ امراض جو حاملہ ماں سے بچے میں منتقل ہوتے ہیں، ان کی سب سے مشہور مثال (G6PD) انیمیا ما قبل بیماریوں سے ملتی جلتی ہے۔ اسی طرح کی ایک اور بیماری جسے ہو مولیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ بھی اس

وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔⁽⁴⁾

5. وہ امراض جو جین کی خرابی یا متعددی امراض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سینے کا کینسر اور ہائی بلڈ پریشر وغیرہ شامل ہیں۔ ان متعددی امراض میں ایڈر بھی اس وقت مہلک یہاریوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ہم جنس پرستی (Homosexuality) ہے۔⁽⁵⁾

6. وہ امراض جو ماں سے بچوں میں سے منتقل ہوتے ہیں ان میں سب سے مشہور مرض تھلیسیمیا ہے۔⁽⁶⁾

تھلیسیمیا: (Thalassemia)

ایک موروثی یہاری ہے جو والدین کی جنیناتی خرابی کے باعث اولاد کو منتقل ہوتی ہے، اس یہاری کی وجہ سے مریض کے جسم میں خون کم بناتا ہے اس لیے اس کی اوسط عمر کم ہو جاتی ہے۔ جنیناتی اعتبار سے تھلیسیمیا کی دو بڑی اقسام ہیں۔ جنہیں الfa تھلیسیمیا اور الb تھلیسیمیا کہتے ہیں۔ نارمل انسانوں کے خون کے ہیمو گلوبن میں دو الfa alpha اور دو الb beta زنجیریں chains ہوتی ہیں۔ ہیمو گلوبن کی الfa زنجیر بنانے کے ذمہ دار دونوں جین (gene) کروموزوم نمبر 16 پر ہوتے ہیں جبکہ الb زنجیر بنانے کا ذمہ دار واحد جین HBB کروموزوم نمبر 11 پر ہوتا ہے۔ الfa تھلیسیمیا کے مریضوں میں ہیمو گلوبن کی الفا زنجیر alpha chain کم بنتی ہے جبکہ الb زنجیر beta chain کم بنتی ہے۔ میں ہیمو گلوبن کی الb زنجیر beta chain کم بنتی ہے۔ اس طرح خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

تھلیسیمیا کی اقسام

مرض کی شدت کے اعتبار سے تھلیسیمیا کی تین اقسام ہیں:

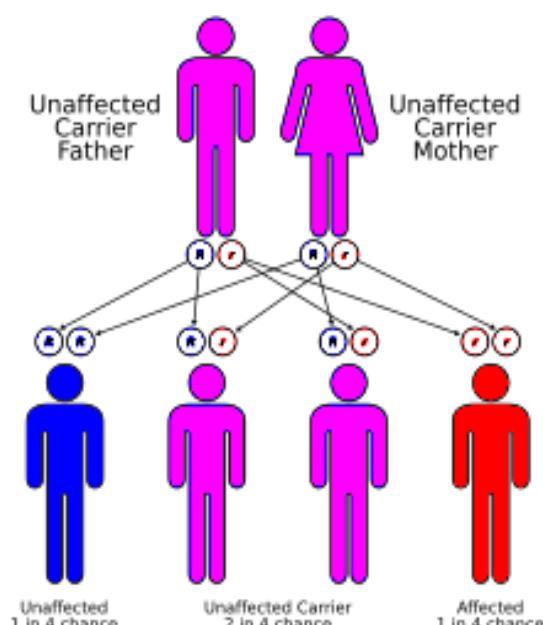
1. تھلیسیمیا میجر۔

2. تھلیسیمیا انظر میڈیا۔

3. تھلیسیمیا مائیز۔

تھلیسیمیا مائیز:

تھلیسیمیا مائیز کی وجہ سے مریض کو کوئی تکلیف یا شکایت نہیں ہوتی نہ اس کی زندگی یہ



کوئی خاص اثر پڑتا ہے۔ علامات و شکایات نہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تشخص صرف لیبارٹری کے ٹیسٹ سے ہی ہو سکتی ہے۔ ایسے لوگ نارمل زندگی گزارتے ہیں مگر یہ لوگ تھیلیسیمیا اپنے بچوں کو منتقل کر سکتے ہیں۔ تھیلیسیمیا مائیز میں بتلا بیشتر افراد اپنے جنین کے نقص سے قطعاً علم ہوتے ہیں اور جسمانی، ذہنی اور جنسی لحاظ سے عام لوگوں کی طرح ہوتے ہیں اور نارمل انسانوں جتنی ہی عمر پاتے ہیں۔

تھیلیسیمیا میجر:

کسی کو تھیلیسیمیا میجر صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اس کے والدین کسی نہ کسی طرح کے تھیلیسیمیا کے حامل ہوں۔ تھیلیسیمیا میجر کے مریضوں میں خون اتنا کم بتتا ہے کہ انہیں ہر دو سے چار ہفتے بعد خون کی بوتل لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسے بچے پیدائش کے چند مہینوں بعد ہی خون کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایک بقیہ زندگی بلڈ بینک کی محتاج ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں بہترین علاج کے باوجود یہ مریض 30 سال سے 40 سال تک ہی زندہ رہ پاتے ہیں۔ پاکستان میں ایسے مریضوں کی عمر لگ بھگ دس سال ہوتی ہے۔ اگر ایسے بالغ مریض کسی نارمل انسان سے شادی کر لیں تو انکے سارے بچے لازماً تھیلیسیمیا مائیز کے حامل ہوتے ہیں۔

تھیلیسیمیا کے منتقل ہونے کا تناسب:

1. اگر والدین کسی بھی قسم کے تھیلیسیمیا کے حامل نہ ہوں تو سارے بچے بھی نارمل ہوتے ہیں۔
2. اگر والدین میں سے کوئی ایک ہو تو ان کے 50 فیصد بچے نارمل ہوں گے جبکہ بقیہ 50 فیصد بچے تھیلیسیمیا مائیز میں بتلا ہوں گے۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ ایسے کسی جوڑے کے سارے بچوں کو تھیلیسیمیا مائیز ہو یا چند بچوں کو ہو یا کسی بھی بچے کو نہ ہو۔
3. اگر دونوں والدین تھیلیسیمیا مائیز کا شکار ہوں تو 25 فیصد بچے نارمل، 50 فیصد بچے تھیلیسیمیا مائیز میں بتلا ہوں گے۔
4. اگر والدین میں سے کوئی ایک بھی تھیلیسیمیا میجر کا شکار ہو تو ان کے سارے کے سارے بچے تھیلیسیمیا مائیز میں بتلا ہوں گے۔
5. اگر والدین میں سے کوئی ایک بھی تھیلیسیمیا میجر کا شکار ہو اور دوسرا تھیلیسیمیا مائیز کا شکار ہو تو ان کے 50 فیصد بچے تھیلیسیمیا مائیز میں بتلا ہوں گے جبکہ بقیہ 50 فیصد بچے تھیلیسیمیا میجر میں بتلا ہوں گے۔
6. اگر دونوں والدین تھیلیسیمیا میجر کا شکار ہوں تو سارے کے سارے بچے بھی تھیلیسیمیا مائیز کا شکار ہوں

پاکستان میں تھیلیسیمیا مائیز کی شرح:

حکومتی سطح پر پاکستان میں اس کے لئے کوئی سروے نہیں کیا گیا ہے لیکن بلڈ بینک کے اعداد و شمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں بیٹا تھیلیسیمیا پایا جاتا ہے اور بیٹا تھیلیسیمیا مائیز کی شرح 6 فیصد ہے یعنی 2000ء میں ایسے افراد کی تعداد 80 لاکھ تھی۔ جن خاندانوں میں یہ مرض پایا جاتا ہے ان میں لگ بھگ 15 فیصد افراد تھیلیسیمیا مائیز میں مبتلا ہیں۔ عمر شنا فاؤنڈیشن کی تیار کردہ رپورٹ کے مطابق اس وقت پاکستان میں تھیلیسیمیا میجر کے مريضوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے اور ہر سال ان مريضوں میں 6 ہزار کا اضافہ ہو رہا ہے۔⁽⁷⁾

کزن میرج اور جدید سائنسی تحقیقات

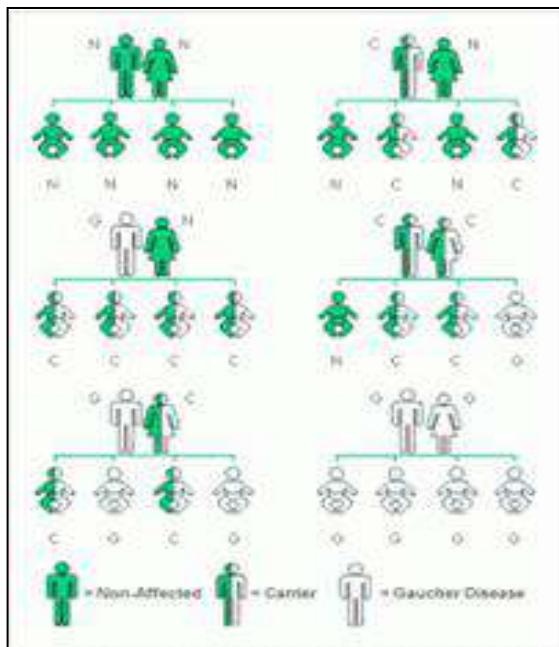
جدید میڈیکل سائنس میں ہونے والی تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ سیاسی، معاشرتی یا انسانی گروہوں میں شادیوں کے بر عکس کزن میرج سے پیدا ہونے والی اولاد کو عام طور پر جینیک مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ دو اجنبی خاندانوں سے تعلق رکھنے والے میاں یہوی کی نسبت ایک ہی خاندان کے (کزن) میاں یہوی کے خون میں شامل مشترک اجزاء (یعنی) Identical DNA اور Material کے باہمی ملاب سے خون میں چھپے ہوئے جینیاتی خصائص (Recessive Traits) شدید ہنی یا عضلاتی بیاریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جسے (Consanguinity) کہا جاتا ہے۔ فرست کزن میاں یہوی کی اولاد میں دوسرے درجے کے کزن میاں یہوی کی نسبت، جینیاتی خصائص نمودار ہونے کی نسبت چار گناہ زیادہ ہوتی ہے۔ اور جیسے ہی یہ تعلق (نکاح) دور کے رشد داروں میں ہوتا جائے گا تو ان کے بچوں میں ان بیاریوں کے اثرات کا تناسب گھٹتا پہلا جائے گا۔ جبکہ ایسے جوڑے جو خود فرست کزن ہوں اور ان کے والدین بھی آپس میں فرست کزن ہوں تو ان کی اولاد میں ان جینیاتی بیاریوں کے موقع، (سنگل) فرست کزن میاں یہوی کی نسبت دو گناہ جاتے ہیں۔ جبکہ نسل در نسل ہونے والی فرست کزن میر جز (First Cousin's Marriages) شدید قسم کے جینیاتی عوراض (Genetic Disorders) کا باعث بن رہی ہیں۔ ایسے خاندانوں کی اولاد میں بلوغت کے بعد، Gout، Asthma، Stroke، Depression، Hypertension، Heart Diseases، Cancer اور Osteoporosis جیسے امراض لاحق ہو رہے ہیں۔ جبکہ نومولود بچوں میں دل کے امراض، ہونٹ یا تالو کا کٹا ہونا، تھیلیسیمیا اور ہنی و عضلاتی امراض پائے جاتے ہیں۔⁽⁸⁾

ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہونے والی شادیوں میں سے 50 فی صد شادیاں فرست کرزنز کے ساتھ ہی طے پاتی ہیں۔ لہذا ایسے جوڑوں میں جوڈ بل کرزنز ہوں، نومولود بچوں کی شرح اموات (12.7%) ہے۔ جبکہ فرست کرزنز میں یہ شرح اموات (7.9%) اور سینڈ کرزنز میں (6.9%) ہے۔⁽⁹⁾ اسی طرح ڈبل فرست کرزنز کی پیدا ہونے والے اولاد میں قبل از پیدائش (دوران حمل) جینیاتی بیماریوں کے باعث شرح اموات (41.2%)، فرست کرزنز میں (26%)، ڈبل سینڈ کرزنز میں (14.9%) اور سینڈ کرزنز میں (8.1%) ہے۔⁽¹⁰⁾

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے حوالے سے BBC کی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مقیم پاکستانی باشندوں میں تقریباً 55 لوگ فرست کرزن میرج کرتے ہیں۔ اور نسل در نسل کرزن میرج کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ان بچوں میں دیگر پاکستانی باشندوں کی نسبت (13) گنازیادہ جینیاتی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ برمنگھم کے ایسے خاندانوں میں پیدا ہونے والے ہر دس بچوں میں سے ایک بچہ یا نومولودی کی عمر میں ہی مر جاتا ہے یا پھر شدید قسم کے جینیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق برطانیہ میں مجموعی طور پر جینیاتی بیماریوں میں مبتلا بچوں میں سے 3% بچے برطانوی پاکستان باشندوں کے ہوتے ہیں۔⁽⁴⁾ اسی طرح 2010ء میں Telegraph میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستانی نژاد برطانوی باشندوں میں ہر سال تقریباً سو بچے جینیاتی بیماریوں کے ساتھ پیدا ہو رہے ہیں۔⁽¹¹⁾

پاکستان میں 67 شادیاں چونکہ خاندان میں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے پیدا ہونے والے بچے موروثی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس نظام کی وجہ سے ہر سال چھ ہزار بچے موروثی امراض کا شکار ہوتے ہیں۔⁽¹²⁾ اس کی وجہ والدین میں چھپے ہوئے جیزیز ہیں۔ اگر والدین کے جیزیز میں کسی موروثی بیماری کے اثرات موجود ہوں تو وہ آئندہ نسل میں منتقل ہو جائیں گے۔ جیسے والدین میں سے ایک کی آنکھیں نیلی ہیں اور دوسرے کی سیاہ تو اگر بچے کی آنکھیں نیلی ہیں تو یہ جیں غالب آگئی اور سیاہ جین کا پیغام چھپا ہوا ہے۔

اگلی کسی نسل میں یہ سیاہ جین والا پیغام ممکن ہے کہ سامنے آجائے اور نیلی جین والا مغلوب ہو جائے۔ دی گئی شکل پر تھوڑا سا غور کریں تو سبز رنگ کی اشکال صحتمند والدین کی ہیں ان کے بچے بھی صحت مند ہوں گے۔ دوسرے جوڑوں میں کسی ایک کا آدھا حصہ سفید دکھایا گیا ہے اور ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان کے بچوں میں بھی ان کے اثرات موجود ہیں۔ جو بچے آدھے سفید اور آدھے سبز ہیں ان میں بیماری کے جیزیز تو موجود ہیں لیکن وہ ان میں ظاہر نہیں ہوتے بلکہ ان بچوں میں یہ صلاحیت ہے کہ آگے والی نسل میں اسے ٹرانسفر کر دیں۔ انہیں کیریز کہتے ہیں۔ یعنی خود نہ متاثر ہو لیکن اگلے کو پہنچا سکتا ہو۔ اب اگر ان کا ملاپ کسی ایسے شخص سے ہوتا ہے جو خود بھی کیریز ہے تو اس بیماری کے ہونے کے امکانات کہیں زیادہ ہوں گے جیسا کہ بعد کی تصاویر سے ظاہر ہے۔



کئی پیتوں تک ایک ہی نسل کے لوگ اپنے کز نز سے شادی کرتے رہیں تو کمزور جینیز کے غالب ہونے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ اگر جینیز میں دس نسل پہلے کسی ایک کو دل کی خرابی کا مرض لا جتھا تو مسلسل دس نسلوں تک آپس میں شادی کے نتیجے میں دل کی خرابی کے امکانات بڑھتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہر جیسے کے اندر اس کا پیغام چھپا ہو گا۔ جس کی شدت بڑھنے سے وہ زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔

اسی طرح ایک حالیہ تحقیق میں بتایا گیا

ہے کہ برطانیہ میں نوزائیدہ بچوں کی ہلاکت اور معدوری کا ایک بڑا سبب بچوں میں پیدائشی طور پر جسمانی خرابیوں کا پایا جانا ہے جبکہ، پاکستانی خاندانوں میں نوزائیدہ بچوں کی اموات کی شرح برطانیہ میں مقیم دیگر کمیونیٹیز کے مقابلے میں زیادہ تائی گئی ہے جہاں بارہ سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا سبب پیدائشی طور پر جسمانی نقص کے ساتھ پیدا ہونا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستانی کمیونٹی میں بچوں میں جسمانی خرابی کے ساتھ پیدا ہونے کی ایک بڑی وجہ بر سہار س سے خونی رشتہوں میں کی جانے والی شادیاں ہیں۔ اس نئی تحقیق میں طبی ماہرین نے ان تمام وجوہات کا جائزہ لیا ہے جو بچوں میں پیدائشی طور پر جسمانی خرابی کا سبب بن سکتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ، پاکستانی خاندانوں میں جسمانی خرابی رکھنے والے یا ابنا مل بچوں کی پیدائش کی دیگر وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ روایتی کز ن میرج ہے یہی وجہ ہے کہ صرف بریڈ فورڈ شہر میں پاکستانی کمیونٹی میں پیدا ہونے والے پیدائشی جسمانی خرابی کے حامل بچوں کی تعداد 31 تک پہنچ گئی ہے۔⁽¹³⁾ سعودی عرب سے شائع ہونے والی ایک میڈیکل رپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں کز نز میرج کے نتیجے میں جینیاتی بیماریوں کی شرح انتہائی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ جونہ صرف انفرادی بلکہ خاندانی زندگی کو متاثر کر رہی ہے⁽¹⁴⁾ ان مسائل کے نتیجے میں بلوغت کے بعد Recessive Genetic Disorders (جیسے مسائل اور نومولود بچوں میں ذہنی و عضلاتی امراض کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔⁽¹⁵⁾) ان بیماریوں کے پیدا ہونے میں بہت سے عوامل کار فرمائیں⁽¹⁶⁾ جن میں خاص طور پر Consanguinity (جسے انتہائی نمایاں ہیں۔⁽¹⁷⁾)

شادی سے پہلے جنیک ٹیسٹ کا شرعی حکم

جنیک ٹیسٹ سے متعلق علماء کے دو نظریات ہیں:

پہلا نظریہ:

یہ ہے کہ جنیک ٹیسٹ کو لازمی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ نکاح کے بعد مسائل پیدا ہونے کی صورت میں شریعت نے فتح نکاح کی اجازت دی ہے۔ اسلام میں نکاح سے قبل ٹیسٹ کرانے کا ثبوت نہیں ملتا۔

دوسرा نظریہ:

یہ ہے کہ اس ٹیسٹ کا بنیادی مقصد شادی کرنے والے جوڑوں میں پائے جانے والے امراض کی تحقیق ہے تاکہ نکاح کے بعد یہ امراض زوجین میں فساد کا باعث نہ بنیں، اس سے منع کرنے کی بظاہر کوئی دلیل نہیں ہے۔ لہذا حکم وقت ایسا قانون بناسکتا ہے جس سے عوام انسان کے فوائد وابستہ ہوں اور اس ٹیسٹ سے یہ حاصل ہو سکتے ہیں۔

مانعین کے دلائل

نکاح کی ترغیب اور فوائد ثمرات:

اسلام کا کوئی بھی حکم فلسفہ و حکمت سے خالی نہیں اس طرح نکاح کا حکم و فلسفہ بھی ایک طویل فہرست اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اس ضمن میں قرآن کریم، سیرت طیبہ اور فقہاء کی توضیحات واضح ہیں۔ قرآن کریم میں نکاح کی ترغیب کے احکام موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَالْجَنُوحُ امَا طَابَ لِكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾⁽¹⁸⁾ ”اور جو عورتیں تمہیں پندر آئیں پس ان سے نکاح کرو“۔ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَتَسْعَنْ أَزْوَاجُهُنَّ إِذَا تَرَضُوا سَيَسْتَهِمُ بِالْمَعْرُوفِ﴾⁽¹⁹⁾ ”جب نکاح کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو مت روکو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے (نئے) شوہروں سے جب کہ وہ رضامند ہو جائیں آپس میں دستور کے مطابق“۔

آپ ﷺ نے نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ”اَلِئَكُلُّ مِنْ سُنْتِي، فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ سُنْتِي فَلَيْسَ مِنِي“۔⁽²⁰⁾
”نکاح میری سنت ہے، جس نے میری سنت سے اعراض کیا اس نے مجھ سے اعراض کیا۔“

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے اپنے تفاخر کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”تَنَاهُو عَنْ شِرْوَافَانِ إِبْرَاهِيمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“۔⁽²¹⁾

”آپس میں نکاح کرو تاکہ تم زیادہ ہو جاؤ، بے شک میں تمہاری وجہ سے روز قیمت تمام امتوں پر فخر کروں گا۔“ آپ کی اس ترغیب میں صحت کی کوئی شرط نہیں لگائی گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح سے پہلے جنیک ٹیسٹ جیسی شرط

لگاناتر غیب نکاح میں رکاوٹ کا سبب بنے گا۔⁽²²⁾

علمائے کرام نے فلسفہ نکاح پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے مختلف فوائد و ثمرات بیان کئے ہیں۔

صاحب مجمع الانہر فرماتے ہیں:

1. نکاح عام بیع کی طرح نہیں بلکہ یہ مکارم اخلاق سے ہے۔
2. نکاح عام معاملات کی طرح نہیں بلکہ من وجہ عبادت ہے۔
3. نکاح کے ذریعے زنا سے نفس کی حفاظت ہوتی ہے۔
4. نکاح کی وجہ سے آپ ﷺ باقی امتوں پر فخر فرمائیں گے۔
5. نکاح تہذیب الاخلاق یعنی عادات سنوارنے کا ایک ذریعہ ہے۔
6. نکاح میں انسانی معاشرے میں برداشت کی عادت پیدا ہوتی ہے۔
7. نکاح اولاد کی تربیت کا ذریعہ ہے۔
8. وہ مسلمان جو اپنی ضروریات زندگی نجات سے عاجز ہیں اس کی مدد پہنچی ہے۔
9. اپنے قرابت دار اور کمزور لوگوں کے لئے اخراجات کی ذمہ داری قبول کرنا۔
10. نکاح اپنے نفس اور بیوی کی پاک دامنی کا ذریعہ ہے۔⁽²³⁾

اسی طرح علامہ ابن ہمامؓ نے فتح القدیر میں بعض فوائد ذکر کئے ہیں:

11. شیطان سے حفاظت ملتی ہے۔
12. شدت خواہش کو توقیر جاتا ہے۔
13. خواہشات کے فتنوں کا دفاع کیا جاتا ہے۔
14. ”غض البصر“ آنکھ کی شرم نصیب ہوتی ہے۔
15. شرم گاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔
16. بیوی کے ذریعے اولاد کی تربیت ہوتی ہے۔
17. بیوی کے ذریعے گھر کے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔
18. نکاح کے ذریعے دو خاندانوں میں قرابت پیدا ہوتی ہے۔
19. بیمار سے نکاح میں بیمار کی خدمت، تیارداری اور بیماری کی مشکلات میں اس کی مدد کے ذریعے ثواب ملتا ہے۔

20. اولاد اور بیوی انسان کے لئے ایک امتحان بھی ہے گوان کی مرضی کو اللہ کی مرضی پر قربان کریں تو یہ بھی ایک ذریعہ ترقی درجات ہے۔⁽²⁴⁾

امام غزالیؒ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں:

21. نکاح کے پانچ فائدے ہیں: اولاد، شہوت پوری کرنا، گھر کا انتظام، اولاد کی کثرت اور بیویوں کی ضرورت پوری کرنے میں نفس کا مجاہدہ⁽²⁵⁾

مولانا یوسف صاحب لکھتے ہیں:

امام غزالیؒ اس فائدہ میں خاص نکتہ ذکر فرمائے ہیں کہ بیمار کی دل جوئی کے لئے شادی ہی راحت کا سامان بن سکتی ہے تاکہ میاں بیوی آپس میں دل لگی سے بیماری کی مشقت کو عبور کر سکیں۔ کوئی دوسرا آدمی لاکھوں دل بھانے کی کوشش کرے مر یض کو راحت نہیں پہنچا سکتا جو بیوی سے پہنچ سکتی ہے۔ کیونکہ میاں بیوی کے آپس کے تعلقات فطری اور جذباتی قسم کے ہیں جو کسی دوسرے جائز طریقے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔⁽²⁶⁾

کزن میرج کا جواز:

کزن میرج کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر بڑا واضح ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود بھی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ بنت جحش سے نکاح کیا اور آپ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت زینبؓ کا نکاح ابو العاصؓ سے کیا جو حضرت خدیجہ کے بھانجے اور آپ ﷺ کے بھی ہم نسب تھے۔ ایسے ہی حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ کی شادی حضرت عثمانؓ سے ہوئی جو کہ آپؓ کے ہم نسب تھے۔ نیز حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا جو آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رشتہ داروں میں نکاح کرنا بذات خود کسی ضرر کا سبب نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو صاحب شریعت خود ایسا نہ کرتے۔

کزن میرج کی ممانعت میں جو احادیث بیان کی جاتی ہیں کہ آپ ﷺ نے قربتی رشتہ داروں میں نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے وہ احادیث کمزور اور غیر ثابت شدہ ہیں۔ زیادہ سے زیادہ حضرت عمرؓ سے قبل اعتبار انساد کے ساتھ بعض ارشادات منقول ہیں۔ آپؓ نے ایسے رشتہوں کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے جن سے زوجین کی زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہوں، حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے: ”اغتربوا لا تضروا“ نیز فرمایا: ”لَا تنكحوا القرابة القريبة فِإِنَّ الْوَلَدَ يَنْكِنُ ضَاوِيَا۔“⁽²⁷⁾

قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے سے احتساب کرو، کیونکہ یہ اولاد کی کمزوری کا باعث بنتا ہے۔

لیکن حقیقت یہ کہ حضرت عمرؓ کے یہ فرماں قاعدے کلیے کی بجائے کسی خاص صورت و واقعہ سے متعلق معلوم ہوتے ہیں جس میں کسی خاندان میں ایک مخصوص بیماری ظاہر ہو گئی اور اس کے باوجود اس خاندان کے لوگ آپس میں نکاح کرتے

رہے۔ جس پر حضرت عمرؓ نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ وہ خاندان سے باہر رشتہ کیا کریں تاکہ یہ بیماری مزید نہ پھیلے۔⁽²⁸⁾ دوسرا یہ کہ کزن میرج کے بارے میں ڈاکٹر حضرات کی رائے بھی مختلف ہے۔ اس سلسلے میں شریعت کے نصوص اور ڈاکٹروں کی تحقیقات کو سامنے رکھ کر جو تنائج درست معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں اگر کسی خاندان میں کسی موروثی بیماری (مثلاً تھیلیسیما) کا باعقول ظہور ہو پہاڑ کا ہو تو وہاں کزن میرج خلاف احتیاط ہو گی۔ لیکن جب تک ایسی کوئی خطرے کی چیز ظاہر نہ ہو تو محض خونی رشتہ پائے جانے کی وجہ سے کسی ازدواجی رشتہ کو روکنایا اس سے اجتناب کرنے کا مشورہ دینا تو ہم پرستی میں داخل ہو گا، جو عقل اور مزاج شریعت، دونوں کے خلاف ہے۔⁽²⁹⁾

بیمار شخص کا نکاح جائز ہے:

مانعین کے نزدیک بیمار شخص کا نکاح کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے اپنی اسی بیماری میں جس میں ان کا انتقال ہوا، فرمایا کہ میری شادی کر دو، میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اللہ سے ملاقات کروں اس حال میں کہ میں رنڈا ہوں۔⁽³⁰⁾

فقط ہے بھی یہ ثابت ہے کہ بیمار کا نکاح کرانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ:

”کیف حرم زکاح المیریض و بطل حل جاء فی الکتاب آؤ فی السنۃ ان زکاح الصحیح جائز و زکاح المیریض فاسد انما احل اللہ ا زکاح جملة فھو حلال إلی یوم القیامۃ للمریض و الصحیح۔“⁽³¹⁾ بیمار کے نکاح کو حرام کیسے کہا جاسکتا ہے؟ قرآن و حدیث میں ایسی نصوص نہیں ہیں کہ تندرست کا نکاح جائز اور بیمار کا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً نکاح کو حلال کیا ہے۔ پس قیامت تک کے لئے مریض اور تندرست کا نکاح حلال رہے گا۔

علامہ ابن حزم فرماتے ہیں:

”اباح اللہ و رسوله النکاح ولا شخص فی القرآن والحدیث صحیحًا۔“⁽³²⁾

اللہ اور اس کے رسول نے نکاح کو مباح کہا ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی تخصیص نہیں کہ کوئی تندرست ہو یا بیمار۔

نکاح کی شرائط:

اگر کان نکاح اور شرط نکاح میں صحت کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اس لئے صحت مندی کو نکاح کے لئے شرط قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ آپ کا فرمان ہے:

”کل شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل۔“⁽³³⁾

ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے۔

اس لیے یہ شرط بھی باطل ہے۔ نکاح کا مقصد صرف اولاد ہی نہیں ہے بلکہ بعض دفعہ صرف اتفاق ہوتا ہے۔

لہذا جب اولاد مقصود نہیں ہے تو ٹیسٹ کو لازمی کرنے کا کوئی جواز بھی نہیں ہے۔⁽³⁴⁾

حکومت کی تابعداری کا اصول:

حکومت اور قانون کی پیروی اس وقت لازم ہے جب وہ ایسا قانون بنائے جس میں مصلحت کا تعین ہو، آپ کا بھی

فرمان ہے: ”انما الطاعة في المعرفة“۔⁽³⁵⁾ اسی طرح قاعدہ فقہیہ ہے: ”صرف الامام على الرعيه منوط بالصلحية“۔⁽³⁶⁾

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کی تابعداری نیک کاموں میں ہو گی اور شادی سے پہلے جنینک ٹیسٹ میں

بے پر دگی جیسی بیشمار خامیاں ہیں اس لئے ایسے قانون میں حاکم کی پیروی لازم نہیں ہے۔⁽³⁷⁾

معاشرتی مشکلات میں اضافہ:

اس ٹیسٹ کی وجہ سے بہت سارے مرد اور عورتیں بے نکاح رہ جائیں گے جس سے فتنہ اور بے حیائی کو فروغ

ملے گا۔ بلکہ نکاح کا نظام متاثر ہونے سے معاشرتی زندگی ٹوٹ پھٹ کا شکار ہو جائے گی۔ یہ ٹیسٹ آسانی پیدا کرنے کی

بجائے عوامی مشکلات میں اضافہ ہو گا۔⁽³⁸⁾

تقدیر پر عدم اعتماد:

بیماری اور صحت کا تعلق مسئلہ تقدیر سے ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ كُلُّ مَنْ عِنْدَ اللَّهِ كُلُّهُ﴾⁽³⁹⁾ اے نبی آپ فرمادیں کہ ہر چیز، یعنی خیر و شر، بیماری و صحت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

قضا اور قدر کے باب میں عقل سے سوچنا سمجھنا اور اسے فیصلے کی بنیاد بنا دوست نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے

تقدیر کے معاملات میں کریدنے سے منع کیا ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے لئے مرد و عورت کا ٹیسٹ کرانا

تاکہ دوسرے فریق کی موروثی بیماریوں کا علم ہو جائے یہ تقدیر کے باب میں عقلی مداخلت ہے۔ کیونکہ حدیث کی روشنی میں

تقدیر سے پہلے تدبیر کا حکم نہیں ہے بلکہ تقدیر کے بعد تدبیر کی جاتی ہے۔ اس لئے شادی سے پہلے ٹیسٹ کو لازم کرنے سے

نکاح کے متروک ہونے ک سبب بنے گا۔⁽⁴⁰⁾

بندے کے گمان کے مطابق فیصلہ:

حدیث قدسی ہے: ”اَنَا عَنْدَ ظُنْنِ عَبْدِي بِي“۔⁽⁴¹⁾ میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا

ہوں۔

اس لیے بندے کو اللہ پر توکل کرتے ہوئے نکاح کرنا چاہیئے، یہ ممکن ہے کہ کوئی بیماری ہو، اس عقیدے کی پیشگی کی بناء پر اللہ اسے شفاء دے دے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ریسرچ میں کبھی نتائج غلط بھی آ جاتے ہیں جو عوامی مشکلات کا باعث نہیں گے۔ لہذا اس مسئلہ کو عقیدہ تک ہی محدود رکھنا چاہیئے۔⁽⁴²⁾

جنینک ٹیسٹ کے نقصانات:

1. میڈیکل ریسرچ اس بارے میں یقینی نہیں اس لیے ایسی صورت میں اجتماعی اور نفیسیاتی نقصان کا خطرہ ہے۔

کیونکہ اس ٹیسٹ کے نتیجے میں غلطی کا امکان موجود ہے۔

2. یہ بھی ممکن ہے کہ اس ٹیسٹ کے نتیجے میں ایسا مرض ظاہر ہو جو کہ لاعلاج ہے تو زوجین اور پوراگھر انا پر یثاثی کا شکار ہو گا۔⁽⁴³⁾

3. ایک فرد میں بعض امراض کی موجودگی کی صورت میں پورے خاندان کے راز فاش ہوں گے، جس کی وجہ سے خاندان کے دیگر افراد بھی متاثر ہوں گے۔

4. لوگوں میں یہ وہم پیدا ہوتا چلا جائے گا کہ کزن میرج متعدد امراض کا سبب ہے، حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔⁽⁴⁴⁾

5. اس طرح کے ٹیسٹوں سے نوجوان طبقہ کے لئے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں عام طور سے خاندان کے اوصاف اور خامیوں کو اس ٹیسٹ کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے مثلاً باہمی قربت، معرفت یا کسی اور طریقے سے۔ لہذا اس ٹیسٹ کی ضرورت نہیں رہے گی۔⁽⁴⁵⁾

محوزین کے دلائل

مقاصد نکاح:

قرآن کریم کے اندر نکاح کے مقاصد بیان کرتے ہوئے رب العالمین کا فرمان ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لِكُمْ مِنْ آنَّفُكُمْ أَرْوَاحًا لِتَشْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ لَيْكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

لِقَوْمٍ بَشَّرَوْنَ﴾⁽⁴⁶⁾ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جس سے تمہارے لیے

جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کی، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

دوسری جگہ پاکیزہ، صالح بیوی اور اولاد کے بارے میں یہ دعا سکھلانی گئی ہے:

﴿هُنَّا لِكَ دَعَاءً كَرِيمَةً قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرْيَةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾⁽⁴⁷⁾ اس وقت زکریا نے اپنے رب کو پکارا۔ عرض کی کہ اے میرے رب! عطا فرم امجھ کو اپنے پاس سے پا کیزہ اولاد، بیشک تو ہی سننے والا ہے دعا کو۔

پہلی آیت میں نکاح کا مقصد سکون، اطمینان اور محبت کو بتایا گیا ہے اور دوسری آیت میں نیک صالح اولاد، یعنی اچھی نسل کی درخواست کی گئی ہے۔ شادی سے پہلے میڈیکل کرانے سے فریقین کی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو جائے گا اور رشتہ کی بنیاد بھی ایک سچ اور اعتماد پر ہو گی۔ جس سے خاندانی نظام میں استحکام پیدا ہو گا اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی اولاد مکمل حد تک موروثی بیاریوں سے پاک بھی ہو گی۔ اس طرح ان دونوں آیات پر عمل ہو جائے گا۔⁽⁴⁸⁾

نکاح کے لئے فریق کو دیکھنے کا حکم:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں انصاری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: ”فَانظِرِ الْيَهْمَا فَانْ فِي أَعْيْنِ الْأَنْصَارِ شَيْءًا۔“⁽⁴⁹⁾ اس کو ایک نظر دیکھ لے اس لیے کہ ان کی آنکھوں میں ایک خرابی ہوتی ہے۔

معاصرین نے اس حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے شادی سے پہلے جنیک ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں دیکھنے کا لفظ اپنے اندر بڑی وسعت رکھتا ہے اگر اس دیکھنے کی علت پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ ٹیسٹ بھی اس کے عموم میں داخل ہوتا ہے۔ اس لئے ظاہری حکم سے زیادہ معنوی حکم پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔⁽⁵⁰⁾ نیز آپ کا یہ بھی فرمان ہے: ”تَسْعَ الْمَرْءَةُ بِجَمَالِهَا۔“⁽⁵¹⁾ بیوال میں ظاہری، باطنی خوبصورتی اور امراض سے محفوظ ہونا بھی داخل ہے۔⁽⁵²⁾

بیوار سے نکاح نہ کرنے کا ثبوت:

حضرت انسؓ سے مردی ہے کہ آپ نے کسی عورت سے شادی کا ارادہ فرمایا تو آپ نے کسی عورت کو بھیجا تا کہ وہ اس کو دیکھے، دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس عورت کو کوئی (دانتوں کی) بیماری ہے۔ تو آپ نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ ترک فرمادیا۔⁽⁵³⁾ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیکھنا، سوچنا ٹیسٹ کی انواع میں سے ہے۔ لہذا اس حدیث سے کسی بیماری کے بارے میں شادی سے پہلے تحقیق کا جواز بذریعہ جنیک ٹیسٹ ثابت ہوتا ہے۔⁽⁵⁴⁾

نکاح میں دھوکا دہی کی ممانعت:

حضرت عمرؓ نے ایسے رشتہوں کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے جن سے زوجین کی زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے

ہوں۔

موطا امام مالک میں حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

”ایسا رجل تزویج امر آئے و بھا جنون و جذام آو برص، فمسھا، فلھا صداقھا کامل، و نزو جھا غرم علی ولیھا۔“ (۵۵)

اگر کسی شخص نے ایسی خاتون کے ساتھ رشتہ کیا جو جنون، جذام اور برص کے مرض میں مبتلا ہو، اور ولی نے اس سے اس کو آگاہ نہیں کیا تو ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بعد اس پر کامل مہر ہو گا۔ لیکن اسے عورت کے ولی سے مہر کا تاداں لینے کا بھی حق ہو گا۔

حضرت عمرؓ کے فرمان میں زوجین کو متعدد امراض سے محفوظ کر کے ایک پاکیزہ نسل کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے جو شریعت کے مزاج سے ہم آہنگ ہے۔

حاکم کی اطاعت کا حکم:

قرآن کریم میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے ساتھ حاکم وقت کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتُمُوا أَطْبِعُوا اللَّهَ وَأَطْبِعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ مُّسْتَمِّنُ﴾ (۵۶)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔“

حاکم کا فیصلہ چونکہ مصلحت پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اگر حاکم کوئی قانون وضع کرے تو اس کی اطاعت لازمی ہو جاتی ہے۔ تو جنینک ٹیسٹ بھی ایسے قوانین میں سے ہے جس سے نہ تودین اسلام کے کسی پہلو کی مخالفت لازم آتی ہے اور نہ ہی معاشری اور معاشرتی حوالے سے عوامی مشکلات کا سبب ہے۔ ایسے قوانین پر عمل، اس آیت پر عمل ہو گا۔ (۵۷)

نقسان پہنچانے کی ممانعت:

اسی طرح مجوزین نے قوعد فقہیہ سے بھی استدلال کیا ہے، آپ کا فرمان ہے:

”لا ضرر ولا ضرار۔“ (۵۸) کسی کو ضرر پہنچانے کا اندام کرنا یا جوابی طور پر کسی کو ضرر پہنچانا یہ دونوں جائز نہیں ہیں۔

اس حدیث کو فقهاء نے قواعد کلیہ کی شکل دے کر زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق احکام میں لا گو کیا ہے۔ زیر بحث مسئلے میں بھی اس سے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔ کیونکہ زوجین جب کسی متعدد یا موروثی مرض میں مبتلا ہوں تو ان کا یہ رشتہ

ان کے اولاد کے لئے ضرر کا باعث ہو گا۔ اور اولاد کا صحت مند نہ ہونا ان کے لئے ساری زندگی میں تکلیف کا باعث بنے گا۔ اس لئے ضرر سے بچنے کے لئے تدابیر کے طور پر میڈیکل ٹیسٹ کو اس قaudے کے تحت لازمی کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح کے افراد کو اگر نکاح کی کھلی چھوٹ دی جائے تو یہ بیماری نسل در نسل منتقل ہو گی۔ تو اس طرح کثیر افراد اس کے ابتلاء کا شکار ہوں گے۔ لہذا ضرر عام سے بچتے ہوئے ضرر خاص کو قبول کیا جائے گا اور ایسے افراد پر ٹیسٹ کو لازمی کر دیا جائے گا۔⁽⁵⁹⁾

احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم:

فقہی قاعدہ ہے ”الدفع أولی من الرفع“⁽⁶⁰⁾ کسی چیز کے واقعہ ہونے کے بعد اس کو ختم کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اس کو ابتداء ہی میں کنٹرول کر لیا جائے کیونکہ بعد میں اس کے پھیل جانے سے اس کو قابو کرنے میں مشقت اور پریشانی ہو گی اور پسیے کا خیال بھی ہو گا۔ موروثی امراض سے بچاؤ کے لئے (جیسے تھیلیسیما وغیرہ) شادی سے قبل اگر جنیک ٹیسٹ لازمی کرنے سے عوام الناس کو نہ صرف یہ کہ موروثی بیماریوں سے بچایا جا سکتا ہے بلکہ حکومت کے خزانے کو بھی محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اس کو نافذ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر حاکم مصلحت کے پیش نظر اس ٹیسٹ کو لازم کرتا ہے تو بہتر ہے اور قانون بھی یہی ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اور نہ ہی یہ ٹیسٹ آزادی کے مخالف ہے کیونکہ اب تو عالمی سطح پر مختلف قسم کے امراض کی ویسٹینیشن کے بغیر سفر کی بھی اجازت نہیں ہے۔⁽⁶¹⁾

اباحت:

یہ ٹیسٹ مباحثات شرعیہ میں سے ہے کیونکہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر ان امراض کے لئے جو زوجین کے درمیان جدائی کا سبب بنتے ہیں ابتداء ہی سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو بعد میں خاندانی مشکلات سے بچا جا سکتا ہے۔

شادی کے لئے انتخاب میں آسانی:

بعض علماء نے یہ بھی دلیل دی ہے کہ یہ کہنا ہے کہ بہت سے لوگ بغیر شادی کے رہ جائیں گے، اس بات میں کوئی خاص وزن نہیں ہے۔ اس لئے کہ جنیک ٹیسٹ سے انسانی جوڑے متعین کرنے میں آسانی ہو گی اور ایسی لڑکیوں کا نکاح ان مردوں سے کیا جائے گا جن کو مختلف مصالح کے تحت بے اولاد لڑکیاں مطلوب ہوتی ہیں۔ اسی طرح تحقیق کے بعد ممکنہ علاج بھی ہو سکے گا۔⁽⁶²⁾

ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے ان پر آدھونے کا الزام لگایا تو اللہ نے ان کی برآٹ کے لئے پتھر کو حکم دیا کہ اس کے کپڑے لے جاؤ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی مرد و عورت کسی بیماری سے مطعون ہوں جس کی وجہ سے ان کے نکاح میں مشکلات ہوں تو تحقیق کے لئے اس کا ٹیسٹ کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاکہ مفترض کے سامنے اس کے نتائج آ جائیں۔ اسی طرح جنیک ٹیسٹ بھی بیماری کی تشخیص اور نتائج کی صورت میں فریقین کے لئے اطمینان کا باعث ہو گا۔⁽⁶³⁾

جنیک ٹیسٹ کے فوائد:

1. شادی سے پہلے جنیک ٹیسٹ کی وجہ سے موروثی امراض جیسے تھیلیسیمیا، کینسر، جنین کا رحم کی بیماریوں سے سے بچا جاسکتا ہے۔⁽⁶⁴⁾
2. شادی کے بعد علاج معالجہ کے اخراجات میں کمی کا باعث ہے۔
3. اس سے زوجین میں علاج معالجہ سے متعلق شعور اجاگر ہو گا۔
4. گھریلو اختلافات اور طلاق کی شرح میں کمی واقع ہو گی۔
5. غلط فہمیوں سے بچا اور زوجین کی زندگی کے لئے خوشحالی کا ذریعہ ہے۔
6. آئندہ نسلوں کو مہلک و موروثی بیماریوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔
7. بانجھ پن کے متعلق حقیقت تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔⁽⁶⁵⁾

جنیک ٹیسٹ کی شرائط:

محوزین نے اس ٹیسٹ کے لئے چند شرائط کو لازمی قرار دیا ہے:

1. یہ فریقین کی رضامندی سے ہو، کسی پر جرآنہ کیا جائے۔
2. جہاں اس کا رواج نہ ہو وہاں اس کو لازمی نہ کیا جائے۔
3. ٹیسٹ کے مفاسد اور خرایوں سے احتراز ہو۔
4. باعتماد ذرائع سے ٹیسٹ کروایا جائے اور محتاط طریقہ اختیار کیا جائے۔
5. اس ٹیسٹ کو کم از کم تین مختلف لیبارٹریوں سے کروایا جائے۔
6. اس ٹیسٹ کے دورانِ اسلام کا اصول "لاد عدوی ولا طیرہ" کو بھی مد نظر رکھا جائے۔⁽⁶⁶⁾

اسلامی فقہی اکیڈمیز کے فیصلے

اسلامک فقہ اکیڈمی ائمیا کا فیصلہ:

علاج کی غرض سے امراض کی شناخت اور تحقیق کے لئے جنیک ٹیسٹ کرانا اور اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔⁽⁶⁷⁾

المنظمه الاسلامیہ کویت کا فیصلہ:

عورت کے ولی کے لئے اختیار ہے کہ وہ مرد کے میڈیکل چک اپ کا مطالبہ کر سکتا ہے، جو بیماریاں متعددی ہوں ان کا ٹیسٹ کیا جائے، ہر بیماری کے لئے زبردستی ٹیسٹ کرانا مناسب نہیں ہے۔⁽⁶⁸⁾

اسلامی فقہی اکیڈمی مکہ مکرمہ کا فیصلہ:

نکاح ایک ایسا عقد ہے جس کی شرائط خود شارح حکیم نے بتائی ہیں اور نکاح پر اس کے شرعی نتائج مرتب کئے ہیں۔ اہنہا شریعت نے جتنا حکم دیا ہے اس سے اضافہ کرنا جیسے نکاح سے قبل جنیک ٹیسٹ کی شرط لگانا جائز نہیں۔ اکیڈمی کا اجلاس حکومتوں اور اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ نکاح سے قبل طبی تحقیقات سے متعلق شعور پیدا کریں۔ ایسی تحقیقات کے لئے حوصلہ افزائی کریں اور جو لوگ ان سے دلچسپی رکھتے ہوں ان کے لئے تحقیقات آسان بنائیں۔ نیز ان تحقیقات کو متعلقہ افراد تک محدود رکھا جائے اور ان کے علاوہ سے مخفی رکھا جائے۔⁽⁶⁹⁾

رقم الحروف کی رائے:

شادی سے پہلے میڈیکل ٹیسٹ کو جن ممالک میں بھی لازمی کیا گیا ہے وہاں اس کے بہتر نتائج ظاہر ہوئے ہیں⁽⁷⁰⁾ اس لیے پاکستان میں بھی اس ٹیسٹ کو لازمی ہونا چاہئے، لیکن پاکستان میں اس قانون کو لازم کرنے سے پہلے جہاں ایک طرف عوام الناس کو اس ٹیسٹ کی افادیت سے آگاہی ضروری ہے وہیں تحریک کی سطح پر جنیک لیبارٹریز کا قیام بھی ہونا چاہئے، بصورت دیگر ملک میں لیبارٹریز کی عدم دستیابی کی صورت میں عوام الناس کے لیے مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھ جائیں گے اور اس طرح لیبارٹریز میں لوٹ مار کے ساتھ رشوت کا بازار بھی گرم ہو گا جو نہ صرف عوام الناس بلکہ حاکم وقت کے لیے بھی مشکلات کا باعث ہو گا اور مطلوبہ نتائج بھی حاصل نہیں ہوں گے۔ کزن میرج میں اسلام اور سائنسی لحاظ سے کوئی ممانعت نہیں ہے لیکن اگر ڈاکٹر کی خاندان میں موزی یا موروثی مرض کی نشاندھی کرے تو وہاں کزن میرج جسم انسانی اور نسل انسانی کی بیماریوں سے حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہو گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُنْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّحْلِلَةِ﴾⁽⁷¹⁾ اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

موزی یا موروثی مرض کی نشاندھی کے باوجود علاج نہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے اس لیے آیت کریمہ کے تحت ایسی شادی بھی منوع ہو گی۔ اور بعض احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب مرض متعددی ہو (جیسے

جنیاتی امر ضروری ہے اور ایک بیمار سے دوسرے کو منتقل ہو سکتا ہو (شادی کی صورت میں) تو صحیت مند کو نقصان سے بچانے کے لیے اس کا علاج اور ٹیسٹ کرانا واجب ہے۔ آپ کا فرمان ہے: "لایور د مرض علی مصحح"۔⁽⁷²⁾ اسی طرح فقیہ قاعدہ ہے: "لا ضرر ولا ضرار"⁽⁷³⁾ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہوئے میڈیکل ٹیسٹ کرانا واجب ہے کیونکہ اگر مرض متعدد ہو گا تو وہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچانے گا اور دوسرے کے لیے بھی نقصان کا سبب بنے گا جیسے ایڈزو غیرہ۔ اور ایسی کمزون میرج جس کے نتیجے میں بیدا ہونے والی اولاد میں متعدد امراض کے منتقل ہو کے امکانات ہو تو اس پہنچا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ نے صرف بیماریوں، آفات اور امراض سے بچنے کا حکم دیا ہے بلکہ اس کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے۔ آپ کا فرمان ہے: "اذا سمعتم بہ بارض فلا تقد مواعلیہ، وادفع بارض وانتم بہا فلا تخر جو فرار امنہ"⁽⁷⁴⁾، جب کسی جگہ کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جس جگہ تم ہو اگر وہاں طاعون پھوٹ پڑے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔ نیز جنیاتی امراض میں شادی سے پہلے جنینک ٹیسٹ کے نزدوم کے لیے ان احادیث سے رہنمائی لی جاسکتی ہے جن میں نے آپ نے اعلیٰ نسل کے انتخاب کے لئے نطفے کی بہتر دیکھ بھال اور بے وقوف عورت سے شادی سے منع فرمایا۔ آپ کا فرمان ہے: "انتار و النطفا کم فان خال احدا لضجعین"⁽⁷⁵⁾ اپنے نطفے کے لیے جگہ دیکھ بھال کر حاصل کرو، کیونکہ کہ بچوں کا ماموں بیوی کی طرح ہوتا ہے "نیز رسول اللہ کا فرمان ہے: ایا کم و تزویج الحمقاء فان صحبتھا بلاء و ولد حاضیاء"⁽⁷⁶⁾ بے وقوف عورت سے شادی کرنے سے بچوں، ان کے ساتھ مصیبت ہے اور ان کی اولاد ضائع ہو جاتی ہے۔ لازم ہے کہ مذکورہ فرائیں کی روشنی میں زوجین کو موروثی امراض سے محفوظ کر کے ایک پاکیزہ نسل کی بنیاد رکھی جائے جو شریعت کے مزاج سے ہم آہنگ ہو۔

حوالہ جات

www.e01.pk/story/812788

- (2) البار، محمد علی، ڈاکٹر، نظرہ فاہصہ للفحوصات الطبیہ الجینیہ، مشمولہ الوراثہ والہندسہ الوراثہ، منعقدہ 1998ء ناشر المنظمة الإسلامية للعلوم الطبية، کویت، 2/221-231
- (3) البار، محمد علی، ڈاکٹر، جینین المشود والامراض الوراثیہ، دارالعلوم، دمشق، طبع اول 1991ء ص 227
- (4) Al-Ali, AK. (1996). "Common G6PD variant from Saudi population and its prevalence". *Annals of Saudi Medicine* no. 16 (6):654-6.

- (5) Valentino LA, Hakobyan N, Rodriguez N, Hoots WK; Kakobyan, N; Rodriguez, N; Hoots, WK (November 2007). "Pathogenesis of haemophilic synovitis: experimental studies on blood-induced joint damage". *Haemophilia*. 13 Suppl 3: 10–3 Retrieved 4 April 2014
- (6) Markowitz, edited by William N. Rom ; associate editor, Steven B. (2007). *Environmental and occupational medicine*(4th ed.). Philadelphia: Wolters Kluwer/Lippincott Williams & Wilkins. p. 745.
- (7) <http://ur.wikipedia.org/>, (Cited: 26-08-2014)
- (8) Bittles Alan; Black Michael, Consanguinity,human evolution, and complexdiseases, Proceedings of the National Academy of Sciences 107, (Suppl,1,200)PP: 1779-1786
- (9) Bittles, Alan, "The Role and Significance of Consanguinity as a Demographic Variable"Population and Development Review (Population Council) 20 (3)1994,P:572-574
- (10) Ibid
- (11) Ibid,p.576
- 12()www.beta-jang.com.ph/newsdetail.aspx?id=176015,(Cited: 27-08-2014)
- 13()<http://www.urduvoa.com/content/marriage-between-cousins-doubles-the-risk-of-birth-defects/1696237.html>, (Cited: 29-08-2014)
- (14) El-Hazmi MAS; Warsy AS,Genetic Disorders among Arab Populations,(SaudiMed J. 1996) P:108-123; Hamidha BM, Magnitude and Spectrumof theproblem,WHO / KSU Workshop on Ethical and Genetic ounselling Issues inRegion, Riyadh 15-16 Nov, 1999.
- (15) Mathew PM, Hamdan JA,Nazar H,Cystic Fibrocess presenting with recurrent vomiting and metabolic alkalosis-Eur Pediatr,1991:150,P:264-266;Warsy AS,El-Hazmi MAS,Hammoda H,Alpha-i-antitrypsin: Frequencies of PIM subtypes in a Saudi population,Saudi Med J.1991:12,P:376-379
- (16) Emery AEH, Mueller RF. Elements of Medical Genetics,8th Ed London:Churchill Livingstone, 1991; WHO, Prevention of avoidable mutationaldisease, Bull World Health Organ, 1986, 64: P: 205-216

- (17) Dr. Mohsen A.F El-Hazmi, Ethics of genetic counseling–basic concepts and relevance to Islamic communities, Ann Saudi Med 24 (2) College of Medicine King SAud University, Riyadh, Saudi Arabia, March–April 2004, PP: 84–92. www.kfshrc.edu.sa/annals
- النماء: 4:4 (18)
- البقرہ، 2: 232 (19)
- (20) قزوینی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، سشن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجہ فی فضل النکاح، 1/592، دار احیاء الکتب العربي، س-ن ح: 1846.
- (21) ابوکبر عبد الرزاق، مصنف عبد الرزاق، باب وجوب النکاح، فضل، 6/173، مکتبہ اسلامی، بیروت طبع دوم 1403ھ، ج: 10391.
- (22) شادی سے قبل زوجین کا میڈیکل ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ، ص 6-23
- (23) آندری، عبد الرحمن بن محمد، دار احیاء التراث العربي، بیروت، س-ن 1/315.
- (24) ابن ہمام، کمال الدین عبد الواحد، شرح فتح القدر، مطبع مصطفیٰ محمد، مصر، س-ن 4/123.
- (25) غزالی، ابو حامد، محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار الکتب العلمی، بیروت، 2/2007، ص 37-44.
- (26) محمد یوسف، مولانا، شادی سے قبل زوجین کا میڈیکل ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ، مشمولہ سہ ماہی مباحثہ الاسلامیہ، بون، 15 جون 2011ء، ص 6-23.
- (27) مالکی ابوکبر، احمد، الجالس و جواہر العلم، دار ابن حزم 1418ھ، 8/46.
- (28) علی احمد سالوس، ڈاکٹر، موسوعۃ قضاۃ فقہیہ معاصرہ، مکتبہ دار القرآن، س-ن، ص 971، 975-976.
- (29) موسوعۃ اعیاز العلمی فی سنتۃ النبی الامی، مکتبہ اولاد اشیخ للتراث، مصر، س-ن، ص 924.
- (30) الشیبانی، محمد بن حسن، امام، کتاب الحجۃ، عالم الکتب، بیروت، 1403ھ، 3/500.
- (31) ایضاً، 3/5003.
- (32) ابن حزم، علی بن احمد، الحجۃ، دار احیاء التراث العربي، بیروت، س-ن، 18/278.
- (33) قزوینی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، سشن ابن ماجہ، کتاب العقش، باب المکاتب، 2/842، دار احیاء الکتب العربي، س-ن ح: 2521.
- (34) محمد یوسف، مولانا، شادی سے قبل زوجین کا میڈیکل ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ، ص 6-23.
- (35) سجستانی، سلیمان بن اشعش، سشن ابی داود، کتاب الحجۃ، باب فی الطاعم، 3/40، مکتبۃ العصریہ، بیروت، س-ن، ح: 2625.
- (36) ابن حمیم، زین الدین بن ابراہیم، الاشیاء والظایر، دار الکتب العلمی، بیروت، طبع اول، 1999ء، ص 104.
- (37) میمان، ناصر، مشمولہ اور ایشیہ والہندسۃ الوراثیہ، ص 833.
- (38) اخترام عادل، مولانا، جنینک ٹیسٹ سے مربوط مسائل مشمولہ ذی این اے ٹیسٹ اور جنینک سائنس سے متعلق شرعی مسائل، در الاشاعت کرایی، 2002ء، ص 49.
- النماء، 4:4 (39)

- (40) ابوسفیان مفتاحی، مولانا، ذی این اے ٹیسٹ سے متعلق مسائل، مشمولہ، ص 287
- (41) ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ سنن الترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء فی حسن الطین بالله، 4/596، مکتبہ مصطفیٰ البالی، مصر، طبع ثانی 1975ء، ج: 2388:
- (42) اشقر، اسماء عمر، مستجدات فقہیہ فی قضايا الزواج والطلاق، ص 92-93؛ ابن باز، جریدۃ المسیلین، شمارہ نمبر 12، 12 جولائی 1996ء، ص 11
- (43) مستجدات فقہیہ فی قضايا الزواج والطلاق، ص 86
- (44) صفوان، محمد عضبات، فحص الطبعی قبل الزواج دراسۃ شرعیہ قانونیہ تطبیقیہ، ص 88
- (45) البار، محمد علی ڈاکٹر، نظرہ فاحصہ لفحو صفات الطبعیہ الحینیہ، مشمولہ الوراثیہ، والہندسہ الوراثیہ، مطبوعات منظمة الاسلامیہ للعلوم الطبیعیہ، 1998ء، ص 645
- (46) الرؤم، 46: 21:30
- (47) آل عمران، 3:38
- (48) محمد رضا، صفوان، فحص الطبعی قبل الزواج دراسۃ شرعیہ قانونیہ تطبیقیہ، ص 92
- (49) قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ندب انظر الی وجہ المرأة، 2/1040 دار احیاء التراث العربي، س-ن ج: 1424:
- (50) اختر امام عادل، مولانا، جنیک سائنس سے مربوط شرعی مسائل، ص 50
- (51) صحیح مسلم، کتاب انجی باب استحب بناح ذات الدین، 2/1086، ج: 1466
- (52) سید نعیم بخاری، ڈاکٹر، جنیک ٹیسٹ اور اس کا شرعی جائزہ، مشمولہ، المباحثۃ الاسلامیہ، بنو ستمبر 2011ء، ص 92
- (53) احمد بن حنبل، امام، مسند احمد، 3/231، مؤسسه الرسالہ، طبع 2001ء، ج: 13448
- (54) محمد رضا، صفوان، فحص الطبعی قبل الزواج دراسۃ شرعیہ قانونیہ تطبیقیہ، ص 73
- (55) النووی، عکی بن شرف، الجمیع شرح المہذب، دار الفکر بیروت، س-ن، 16/275
- (56) النساء، 4:59
- (57) خلیل حسین، مولانا، شادی سے قبل طبی معافی کی قانون سازی کی شرعی حیثیت، دارالافتاء جامعۃ الرشید، کراچی، 14 مئی 2014ء، ص 22
- (58) ابن حمیم، الاشیاء والظائر، ص 72
- (59) حسین، مولانا، شادی سے قبل طبی معافی کی قانون سازی کی شرعی حیثیت، ص 23
- (60) سکلی، تاج الدین، الاشیاء والظائر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول 1999ء، 1/455
- (61) احمد زحلی، الارشاد الحینی، مشمولہ الوراثیہ، والہندسہ الوراثیہ، مطبوعات منظمة الاسلامیہ للعلوم الطبیعیہ، 1998ء، ص 980-982
- (62) اختر امام عادل، مولانا، جنیک سائنس سے مربوط شرعی مسائل، ص 50 [92]

- (63) ساجد علی مصباحی، مولانا، جینیک ٹیسٹ شرعی نقطہ نگاہ، ماہنامہ الاشرفیہ، مبارکپور، انڈیا، جولائی 2013ء ص 40
- (64) اشقر، اسماعیل عمر، مسجدات فہمیہ فی قضاۓ الزواج والطلاق، دارالتفاس، اردن 2000ء، ص 85
- (65) صفوان، محمد عضبات، فحص الطبی قبل الزواج دراسۃ شرعیہ قانونیہ تطبیقیہ، دارالشکاف طبع اول، 2011ء، ص 88
- (66) اختر امام عادل، مولانا، جینیک سائنس سے مریبوط شرعی مسائل، ص 50-51
- (67) ڈی این اے اور جینیک ٹیسٹ کے شرعی مسائل، ص 16
- (68) حکم اکشنالا جبار عن الامراض الوراثیہ، مطبوعات لائیٹنگ اسلامیہ للعلوم الطبیہ، سان، ص 971
- (69) اسلامی فقہی اکیڈمی کمک مردم کے فقہی فیصلے، مترجم فہیم اخترندوی، ڈاکٹر، ایف اپلی کیشنز، ص 457
- (70) <http://lshtmttest.da.ulcc.ac.uk/994872/2/Saffi.12.04.15-clean.docx-1.docx>
- (71) البقرۃ: 2: 195
- (72) بخاری، کتاب الطہ، باب الحمامۃ، 7/138، ح: 5771
- (73) ابن حمیم، زین الدین بن ابراہیم، الاشہاد والنظراء، دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول 1999ء، ص 71
- (74) مسند احمد، 2/319، ح: 1682
- (75) ابو داود، نعمان، ابو حنیفہ القاضی، دعائیم الاسلام، مطبع المعارف، 1479ھ/ 192/2
- (76) ايضاً